بہائیت اور قادیانیت....ایک تقابلی مطالعہ

ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ☆

بہائیت قادیانیت کی ہم عصر تحریک تھی۔ ۱۸۹۲ء میں جب بہاء اللہ نے اپنی تحریک کا آغاز کر رکھا تھا اس وقت ہندوستان میں تحریک احمدیت زوروں پر تھی۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد نے اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے ہیں اور وہ آنے والے مسیح موعود ہیں اس اعلان نے تحریک کو ایک نیا رنگ دے دیا۔ ۱۸۹۲ء میں بہاء اللہ نے وفات پائی اور ان کے بیٹے عبدالبہاء ان کے جانشین بنے۔

بہائیت کے قادیانیت کے ساتھ روابط کا اندازہ لگانے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بہائیت کا مختصر سا تعارف کرا دیا جائے۔

انیسویں صدی میں یورپ کی سامراجی طاقتیں مسلمانوں کی مسلم سلطنت عثمانیہ ایران اور برصغیر پاک و ہند پر اپنا تسلط جمانے میں ایک دوسرے سے نبرد آزما تھیں۔ فرانسیسی اور برطانوی سامراج اس سلسلے میں پیش پیش تھے۔ ایران میں شیخ احمد حسائی کے پیروکار امام مہدی کے ظہور کا پروپیگنڈا کر رہے تھے جو آکر ایران اور عالم اسلام کے لوگوں کے حالات درست کر دیں گے۔ احسائی کے پیروکار شیخیہ فرقے کے نام سے مشہور تھے اور زار روس سے ان کے روابط تھے۔ شیخیہ فرقے کا ایک فرد ملا حسین بشروی امام مہدی کی تلاش میں نجف و کربلا گیا اور آخر کار شیراز کے سید علی محمد کو تلاش کر لیا۔ سید علی محمد نے امام مہدی تک پہنچنے کے لیے باب یا دروازے ہونے کا اعلان کر دیا۔ ۱۸۴۴ء میں حج کے موقع پر اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ واپس ایران آیا تو اٹھارہ آدمیوں نے اس کی بیعت کر لی چند ماہ میں باب نے امام

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

مہدی کے منصب سے بڑھ کر نقطہ اولیٰ اور نقطہ بیان وغیرہ کے القاب اختیار کر لیے۔

باب کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر ایران کے وزیراعظم مرزا آقاسی نے گورنر شیراز کو لکھا کہ اس کو گرفتار کیا جائے لیکن باب فرار ہو گیا۔ آخر کار قید ہوا۔ اس کی قید کے زمانے میں بابی شاعرہ صبح ازل اور حسین نوری (بہاء اللہ) نے شرکت کی۔ باب کا کفر و ارتداد ثابت ہونے پر ۹ جولائی ۱۸۵۰ء کو تبریز میں اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا اس واقعہ کے ۴۹ سال بعد ۱۸۹۹ء کو اس کے تابوت کو کوہ کرمل فلسطین لے جا کر دفن کیا گیا۔ باب کو (رب علی)' قائم آل محمد' مہدی معبود اور مبشر جمال مبارک (بہاء اللہ) کہا جاتا ہے۔ باب نے اسلام کو منسوخ قرار دیا اپنی کتاب شریعت بیان پیش کی اور وقت کے بعض شہنشاہوں کو خطوط لکھے۔

۱۸۵۲ء میں بابی تحریک کی ناکامی کے بعد مرزا حسین نوری (بہاء اللہ) نے اس تحریک کو آگے بڑھایا زار روس کے کارندے اس تحریک کے پشت پناہ تھے۔ بہاء اللہ کے خاندان کے اکثر افراد روسی شہریت رکھتے تھے۔ مرزا حسین علی بہاء اللہ کی سرگرمیوں کے باعث حکومت ایران نے اسے گرفتار کر لیا قید کے دوران اس نے باب کی تحریرات کے مطابق ایک نئے ظہور (من یظہر للہ) ہونے کا منصوبہ بنایا۔ ایرانی حکومت کو بہاء اللہ کی سرگرمیوں پر تشویش تھی اس لیے اسے بغداد جلاوطن کر دیا جو ترکی کے ماتحت تھا۔ ۱۸۵۶ء سے ۱۸۶۳ء تک بہاء اللہ بغداد میں رہ کر ایرانی سیاست میں مداخلت کرتا رہا ترکی نے اسے قسطنطنیہ جلا وطن کر دیا۔ ۱۸۶۳ء میں اس نے (من یظہر اللہ) ہونے کا اعلان کیا چند ماہ قسطنطنیہ میں رہنے کے بعد ترکی حکومت نے اس کو ایڈریانوپل اور پھر عکہ فلسطین میں جلا وطن کر دیا جہاں ۲۸ مئی ۱۸۹۲ء کو اس نے وفات پائی۔

بہاء اللہ کا بنیادی دعویٰ مظہر ظہور الٰہی تھا یعنی شکل انسانی میں خدا' نبی اور رسول کا اس نے دعویٰ نہیں کیا بہائی ختم نبوت کو ان معنوں میں مانتے ہیں کہ اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا بلکہ مظہر ظہور الٰہی آئے گا۔ یہ مظہر بہاء اللہ موعود کل ادیان ہے۔ ۱۸۷۳ء میں بہاء اللہ نے اپنی کتاب شریعت اقدس پیش کی لیکن وہ منظر عام پر نہ آئی تین سال قبل ۱۹۹۵ء وہ شائع ہو گئی ہے۔ بہائی وحدت عالم انسانی' باہمی اخوت' وحدت ادیان وغیرہ پر یقین رکھتے ہیں۔ قیامت' پل صراط' عدل' جنت' دوزخ وغیرہ کی مادی تاویلات کرتے ہیں سود اور موسیقی کو حلال جانتے ہیں ان کی عبادت گاہ کا نام مشرق الاذکار ہے بہاء اللہ کی وفات (۱۸۹۲ء) کے بعد ان کا

بیٹا عباس عبدالبہاان کا جانشین بنا اس کو مرکز میثاق مبین کتاب اللہ وغیرہ کہا جاتا ہے۔ ۱۹۲۱ء میں ان کی وفات کے بعد ان کا نواسہ شوقی آفندی جانشین بنا۔ بہائی مرکز کوہ کرمل اسرائیل میں واقع ہے۔(ا) بہائیت کے مختصر تعارف کے بعد اب ہم قادیانیت سے اس کا تقابل پیش کرتے ہیں۔ (اس تقابل میں قادیانیت کے لیے ''ق'' اور بہائیت کے لیے ''ب'' استعمال کیا گیا ہے۔)

﴿ق﴾ مرزا غلام احمد کا خاندان انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ انہوں نے انگریز کی سیاسی خدمات انجام دینے کو باعث فخر قرار دیا۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ کا خاندان زار روس کا پروردہ تھا روسی سامراج کی خدمت بہاء اللہ کا سیاسی مسلک تھا۔

﴿ق﴾ قادیانیت نے ہندوستان اور عالمی سطح پر برطانوی سامراج کی خدمت کی اور مبلغوں کے بھیس میں جاسوس روانہ کیے ۔

﴿ب﴾ بہائیت نے ایران میں تخریب کاری کی روس کے اشارے پر کام کیا اور مبلغوں کے روپ میں اپنے سیاسی کارندے مختلف ممالک میں روانہ کیے۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب نے خدا کے حکم سے جہاد کو حرام اور منسوخ قرار دیا۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ نے جہاد کو منسوخ قرار دیا فوجی خدمات اور جنگ کی مخالفت کی ۔

﴿ق﴾ قادیانیت نے محکوم اقوام کو درس غلامی دیا اور برطانوی سامراج کے ایماء پر اسلامی ممالک کی سالمیت کے خلاف سازشیں کیں۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ نے فلسطین میں بیٹھ کر ایران میں سازشیں پروان چڑھائیں اور ترکی حکومت کے خلاف کام کیا۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب نے یہودیوں کے مقاصد کی تکمیل کے لئے سلطنت عثمانیہ کی تباہی کا الہامی اعلان کیا اور ترکی کے مغلوب ہونے کی پیش گوئیاں کیں۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ ترکی کے خلاف زہر اگلا اور فلسطین میں یہودی ریاست کے قیام کی راہ ہموار کی

﴿ق﴾ مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ وہ حکومت انگریز کے زیر سایہ جو کام کر سکتے ہیں وہ مکہ و مدینہ، شام و کابل میں ممکن نہیں وہ حکومتیں ان کے قتل کے درپے ہیں۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ کو روسی پناہ حاصل تھی ۱۸۶۲ء میں جب برطانوی سفیر نے ان سے بغداد میں ملاقات کی اور ہندوستان آ کر بہائیت کی تبلیغ کے لیے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا تو انہوں نے روسی اثر سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ تمام عمر حکومت روس بہاء اللہ کو ایک خطیر رقم و ظیفے کے طور پر دیتی رہی۔

﴿ق﴾ قادیانیت سنی ہندوستان میں ارتداد اور اسلام دشمنی کی تحریک تھی۔

﴿ب﴾ بہائیت شیعہ ایران میں ارتداد اور اسلام دشمنی کی تحریک ہے۔

﴿ق﴾ مرزا قادیانی اور حکیم نور الدین اپنی ہم عصر تحریک بہائیت سے خوب واقف تھے۔ اگرچہ بہائیت کے مقابلے میں بابیت کا بڑا چرچا تھا حکیم نور الدین نے بہائی مبلغ ابو الفضل کو ۱۸۹۸ء میں چار سوالات روانہ کیے اور ۱۹۰۴ء میں مرزا محمود زرقانی لاہور آیا اس نے مرزا صاحب کو مناظرے کا چیلنج دیا۔ مرزا غلام احمد نے بہائیت سے تصادم پیدا نہ کیا۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ اور اس کا بیٹا اور جانشین عبدالبہاء نے ۱۹۰۴ء میں مرزا محمود زرقانی کو لاہور بھیجا تاکہ مرزا صاحب سے بحث کی آڑ میں بہائی عقائد پھیلائے۔ مرزا صاحب طرح دے گئے کیونکہ تحریکوں کے سیاسی مقاصد یکساں تھے۔

﴿ق﴾ مرزا غلام احمد برطانوی شہنشاہیت کا پشت پناہ بلکہ ملکہ وکٹوریہ کا جانثار غلام اور ہندوستان میں انگریز راج کا زبردست حامی تھا۔ اس کی وفات کے بعد اس کے بیٹے مرزا محمود احمد نے ۱۹۲۸ء میں فلسطین میں احمدیہ مشن قائم کر کے برطانوی صہیونی مقاصد کی تکمیل میں حصہ لیا اور آخر کار ایک سازش کے تحت اسرائیل قائم ہوا۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ اور عبدالبہاء نے عکہ فلسطین میں بیٹھ کر صہیونیت کی آبیاری کی اور یہودیوں کی فلسطین میں بحالی کے لیے کام کیا فلسطین برطانیہ کے زیرِ انتداب علاقہ تھا۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب نے یہود کو فلسطین میں اپنا وطن ملنے کی پیش گوئی کی احمدی مبلغ مقیم لندن نے ۱۹۱۷ء میں سقوط فلسطین اور شام پر خوشی کا اظہار کیا۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ اور عبدالبہاء نے فلسطین میں یہود کی ریاست کی پیش گوئیاں کیں اور دوسری جنگ عظیم میں بہائی مشن صہیونیت کے پرزور ہمنوا تھے۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب خصوصاً مرزا محمود احمد اور ان کے غالی مرید بہائی لٹریچر کے خوشہ چین رہے انہوں نے اجرائے نبوت کے جو دلائل دیئے ہیں وہ بہائی لٹریچر میں موجود ہیں۔

﴿ب﴾ بہائی لٹریچر میں اجرائے نبوت کے وہ تمام دلائل موجود ہیں جو خادم گجراتی کی احمدیہ پاکٹ بک میں موجود ہیں۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب وحیٔ وحی والہام کے مدعی ہیں۔ ایسی وحیٔ جو پاک صاف' شیطانی آمیزش سے منزا حق الیقین کے درجے پر پہنچی ہوئی ہے۔ نفس وحی میں قرآن کی طرح جس کی نظیر اور مثل پیش نہیں کی جا سکتی۔ ایک رات میں کئی سو عربی مادے اور ایک نشست میں کئی عربی اشعار (خطبہ الہامیہ) ان پر وارد ہوئے۔ جبریل بھی ان کی وحی لایا۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ نزول کلام کی کثرت کا مدعی تھا جس کی نظیر ممکن نہیں۔ سرعت نزول ۱۵ سو

حکمات فی گھنٹہ تک ہے۔ ایک ایک نشست میں بارش کی طرح کلام نازل کرتے ہیں جو الوہیت کے منصب پر فائز ہونے کا نتیجہ ہے۔ یہ کلام جبریل کے توسط سے نہیں آتا براہ راست خود نازل کرتے ہیں۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب کا الہام سلطان القلم ہے۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ قلم اعلی کے طور پر کلام پیش کرتے ہیں۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب نے ایک آنے والے موعود کی پیش گوئی کی اس کو فخر رسل کہا اور اس کا آنا خدا کا آنا بتایا (کان اللہ نزلنا من السماء) مرزا محمود احمد الہامی طور پر مصلح موعود کا دعوی کر کے اس پیش گوئی کے مصداق بن بیٹھے۔

﴿ب﴾ باب نے بھی ایک آنے والے موعود کی پیش گوئی کی جو من یظہر اللہ اور خدائی ظہور ہو گا۔ باب کی پیش گوئی کے مطابق بہاء اللہ من یظہر اللہ بنے۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ وہ الوہیت کی صفات سے متصف ہیں۔
ا۔ " اعطیت صفة الافناء والاحیاء من رب الفعال " ترجمہ: دیا گیا میں صفت مارنے اور زندہ کرنے کی رب فعال سے (۲)
۲۔ " انما امرك اذا اردت شیئا ان تقول کن فیکون" (۳) ترجمہ اے (مرزا) کو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔
عین " اللہ ،، ہونے کا دعویٰ:
ا۔ ورأیت فی المنام عین الله وتیقنت اننی ہو " (۴) ترجمہ: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں واقعی وہی ہوں۔ مرزا صاحب نے اس کی تفصیل یوں بیان کی کہ " میں نے اپنے جسم کی طرف دیکھا تو میرے ہاتھ پاؤں ہیں۔ میری آنکھ اس کی آنکھ ہے۔ میرے کان اس کے کان ہیں میری زبان اس کی زبان ہے۔ میں نے اس کی قدرت قوت کو اپنے نفس میں جوش مارتے دیکھا اور " الوہیت " میری روح میں موج

مارتی تھی ۔ الوہیت مجھ پر بہت سخت غالب ہو گئی ۔ الوہیت میری رگوں میرے پٹھوں میں گھس گئی ہے ۔ خدا میرے وجود میں داخل ہو گیا ۔

﴿ ب ﴾ بہاء اللہ نے دعوی کیا کہ وہ ہیکل انسانی میں خدا ہے پیکر انسانی میں خود خدا بول رہا ہے۔ خدا بادلوں کے سایے میں آیا۔ بہاء اللہ مکلم طور پر قرآن میں اسے یوم دین ، یوم نباء وغیرہ کہا گیا ہے بہاء اللہ نے حضرت موسیٰ سے جلتے ہوئے درخت میں سے سیناء پر مکدم کیا ۔ بہاء اللہ خود کلام نازل کرتا ہے وہ نبی یا رسول نہیں " من یظہر اللہ" ہے وہ رب الارباب ہے۔

الوہیت:

بہاء اللہ کا بنیادی دعوی الوہیت کا تھا ۔ نبوت و رسالت کا نہیں تھا۔ بہاء اللہ سورۃ ہیکل میں کہتا ہے کہ " میری ہیکل میں خدائی ہیکل کے سوا میرے جمال میں خدائی جمال کے سوا ، میرے نفس میں نفس اللہ کے سوا میری حرکات کے سوا، میرے سکون میں سکون الٰہی کے سوا میرے قلم میں سوائے اس کے غالب اور قابل تعریف قلم کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا ۔ میری روح میں سوائے حق کے اور کچھ نہیں اور مجھ میں سوائے خدا کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔(۲۱)

﴿ ق ﴾ خلاصہ یہ نکلا کہ میں مجسم خدا ہوں ۔ آگے لکھتے ہیں:

" میں اسی حالت میں تھا کہ کہتا تھا کہ اب ہم نظام جدید قائم کریں گے نیا آسمان، نئی زمین بنائیں گے ، تو میں نے زمین اور آسمان کو پہلے اجمالی صورت میں پیدا کیا پھر میں نے تفریق و ترتیب دی اور میں اپنے آپ کو آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر قادر سمجھتا تھا۔ پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا اور میں نے کیا" انا زینا السماء الدنیا بمصابیح "(۵)

مرزا صاحب کا یہ خواب نہ تو صوفیاء کا خواب ہے ، نہ عام آدمی کا خواب بلکہ یہ خواب ایک نبی کا ہے جسے یقین کا درجہ حاصل ہے ۔ پھر مرزا صاحب کو اسی بات کا اعتراف ہے کہ پیغمبر کا خواب اور کشف وحی ہوتا ہے۔(۶) اور نبی کو اس کی سچائی کا پورا یقین ہوتا ہے۔

خواب دیکھنے کے بعد مرزا صاحب کو اسی کی تعبیر " یقین ،، کی صورت میں نظر آئی اور خواب کو جب یقین کا درجہ حاصل ہوا تو " شک " خود بخود دور ہو گیا اب خواب نہ رہا بلکہ حقیقت کی شکل اختیار کر گیا ۔ بات خواب تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ مرزا صاحب نے عین بیداری (کشف) (۷) کی حالت میں بھی یہی کچھ دیکھا کہ " انا عین اللّٰہ" میں خدا

ہوں ۔ (۸) اب سوتے جاگتے مرزا صاحب خود کو خدا یقین کرنے لگے ۔

اس سے مراد نہ تو قرب نوافل ہے نہ وحدت الوجود نہ کچھ اور یقین کا لفظ صاف صاف اعلان کر رہا ہے کہ " میں خدا ہوں" تاویل اور تعبیر کی یہاں کوئی گنجائش نہیں ۔

﴿ ب ﴾ بہائیوں کے عظیم مرزا حیدر علی کہتے ہیں کہ :-

" بہاء اللہ وہ آسمان ہے جس کے افق پر ہی نبی اور ہر رسول کا سورج نمودار ہوا ۔ بہاء اللہ وہ ہے جو رسولوں کو بھیجنے والا کتابوں کو نازل کرنے والا ہے ۔ بہاء اللہ وہ ہے جو سب کا رب (رب الارباب) اور ابتداء و انتہا سے سب کا بادشاہ ہے"۔(۲۲)

بہاء اللہ خدا کی تجسیم ، حلول یا وحدت الوجود کا قائل نہ تھا وہ ان تمام نظریات کی نفی کرتا ہے لیکن خود کو ایسے انداز سے مظہر ظہور الٰہی قرار دیتا ہے جس کی اس ہستی کو خدا کی ہستی سے الگ کرنا مشکل ہے۔

﴿ ق ﴾ نبوت کی تاریخ میں یہ انوکھا واقعہ ہے کہ ایک نبی ترقی کرتے کرتے خدا کے مرتبہ تک جا پہنچا۔ سابعہ تاریخ انبیاء تو ہمیشہ بندگی پر فخر کرتے رہے ۔ انہوں نے خدائی قدرتوں میں کبھی دخل نہ دیا ۔ یہاں تو مارنے ، زندہ کرنے ، نئی زمین اور نیا آسمان بنانے اور کن فیکون کے دعوے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو کسی نبی نے اس قسم کے خواب دیکھے نہ ہی اس قسم کا کوئی دعوی کیا بلکہ انہوں نے کسی صورت میں بھی اپنے مقام نبوت کو نہیں چھوڑا۔

متاع بے بہا ہے درد و سوز و آرزو مندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

مرزا صاحب اگر یہ نہ بھی کہتے کہ میں " عین اللہ" ہوں ۔ تب بھی ان کے " دعوی الوہیت" کو سمجھنے کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ انہوں نے خود کو " خدائی صفات" سے متصف قرار دیا۔ لکھتے ہیں:

"دعوی خدائی اور کیا ہوتا ہے ۔ یہی کہ خدائی کاموں میں اور خدا تعالی کی خاص قدرتوں میں ہی دست اندازی کریں اور یہ شوق پیدا ہو کہ کسی طرح ہم بھی اس کی جگہ لے لیں۔(۹)

مویدات دعوی الوہیت:

ا۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں: " یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام " (۱۰) ترجمہ:اس

دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔" یعنی انسانی مظہر (مرزا) کے ذریعے جلال ظاہر کرے گا۔ ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ دنیا میں انسانی روپ دھار کر مرزا صاحب کی شکل میں ظاہر مرزا صاحب گویا خدا تعالیٰ کا دوسرا نام ہے۔

۲۔ " انت منی و انا منک " ترجمہ : اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔

۳۔ " انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی" (۱۱) ترجمہ: تو مجھ سے میری توحید کی مانند ہے۔

۴۔ " الارض والسماء معک کما ھو معی " (۱۲) ترجمہ: میں اور آسمان اے مرزا تیرے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسے میرے ساتھ۔

۵۔ " سرک سری (۱۳) ترجمہ: تیرا میرا بھید ایک ہی ہے۔

۶۔ " یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی " (۱۴) ترجمہ: اے احمد (مرزا صاحب) تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام ناقص رہے گا۔

۷۔ " تو علم کا شہر ہے۔ طیب ہے مقبول ہے تو زندہ خدا کا مظہر ہے(۱۵)

۸۔ خدا کی مانند ہوں "(۱۶)

۹۔ " میں خدا کا اسم اعظم ہوں" (۱۷)

۱۰۔ " خدا قادیان میں نازل ہو گا۔(۱۸)

۱۱۔ " ظہورک ظہوری " (۱۹) ترجمہ: اے (مرزا)تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ (۲۰)

مرزا صاحب نے دراصل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا اللہ کے حکم سے (نہ کہ کسی فتویٰ کی بناء پر) مسلمانوں کی تکفیر کی ، کلمہ کو منسوخ کیا ، غیر احمدی کے پیچھے نماز کو ممنوع قرار دیا ، رشتہ ناطہ کی ممانعت کر دی اپنے آپ کو حکم اور اپنی وحی کو مدار نجات قرار دیا۔ اللہ کے حکم سے جہاد کی تنسیخ کی ان کی وحی میں امر و نہی موجود ہیں۔

﴿ ب ﴾ بہاء اللہ نے شریعت اسلامی اور اسلام کو مکمل منسوخ کر دیا اور قرآن کی جگہ کتاب اقدس پیش کی ۔

﴿ ق ﴾ مرزا صاحب مسیح موعود ، مہدی اور ظلی بروزی نبی ہونے کے مدعی ہیں اس منصب کے تحت اس نے اپنے الہامات پیش کیے اس کا اصل ڈاکہ نبوت محمدی پر تھا اور دوسرے خدا کی

ذات پر افتراء تھا۔ بنیادی طور پر وہ مفتری علی اللہ اور دھریہ تھا۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے۔ باب نے مہدی کا دعوی کیا۔
بہاء اللہ نے خدا کی ذات پر افتراء باندھا خود خدا بنا اور اسی منصب کو اختیار کر کے احکامات نازل کیے۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب ہندوؤں کے کرشن، بدھوں کے بدھستوا، عیسائیوں کے مسیح، یہودیوں کے نجی پارسیوں کے شاہ برام، سکھوں کے گرو، اور موعود اقوام عالم ہیں۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ عیسائیوں کے مسیح، پارسیوں کے شاہ بہرام یہودیوں کے مسیح موعود، غرضیکہ تمام اقوام کے موعود بنے۔

﴿ق﴾ عربی زبان و بیان کی فاش غلطیاں مرزا صاحب کی عربی فارسی الہامات میں موجود ہیں جن کی خود مرزا صاحب اور ان کے مرید مضحکہ خیز تاویلیں پیش کرتے ہیں وہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ غیر مسلموں کے کہنے کے مطابق قرآن میں بھی غلطیاں ہیں۔

﴿ب﴾ باب کے عربی کلام میں صرف و نحو کی بہت سی غلطیاں تھیں علماء نے جب اس کی توجہ مبذول کرائی تو اس نے کہا کہ عربی قواعد کو اس کے مطابق بدل دو بہاء اللہ کے عربی فارسی کلام میں بھی بہت سی صرفی، نحوی اغلاط ہیں۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب نے انبیاء، صلحاء، کی شان میں گستاخیاں کیں اور علماء کو نہایت غلیظ گالیاں دیں۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ نے شیعہ مجتہدین کو سب وشتم کا نشانہ بنایا بہائی مبلغ شیعہ علماء کے خلاف نہایت سخت گالیوں سے لبریز زبان استعمال کرتے ہیں۔

﴿ق﴾ مرزا صاحب نے جلسہ سالانہ کو ظلی حج کا درجہ دیا۔

﴿ب﴾ بہاء اللہ نے حج منسوخ کر دیا اور شیراز میں باب کے گھر کے طواف کو حج کا درجہ دیا اب اسرائیل میں باب و بہاء کی قبر کا طواف ہوتا ہے اور بہائی مخصوص نماز عکہ کی طرف منہ کر کے ادا کرتے ہیں۔

علامہ اقبال نے بہائیت اور قادیانیت کا موازنہ کرتے وقت فرمایا تھا کہ بہائیت قادیانیت سے مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام کی باغی ہے لیکن قادیانی اسلام کی ظاہر صورت کو برقرار رکھتے ہیں لیکن باطنی طور پر اس کی روح کے مخالف ہیں۔ (۲۳)

بہائیت اسلام کے خلاف ایک خطرناک سازش ہے۔ زارِ روس کے آلہ کاروں نے اس سازش کو ایران میں اپنے مذموم سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لیے پروان چڑھایا بعد میں برطانیہ اور یہود نے اسے گود لے لیا۔ بہائیت کے کچلے جانے کے بعد بہاء اللہ نے اس شجر خبیثہ کی آبیاری کی۔ برطانوی سامراج نے اس کو پورا پورا تحفظ دیا بلکہ ۱۸۶۲ء میں بہاء اللہ کو ترغیب دی کہ وہ ہندوستان آ کر برطانوی تحفظ میں اپنی تحریک چلائے لیکن بہاء اللہ نہ مانا برطانیہ کی اس خواہش کو قادیان کے مرزا غلام احمد نے پورا کیا۔ قادیانیت' بہائیت کی طرح برطانوی سامراج اور یہود کی عالمی ایجنسی ہے دونوں کے سیاسی مقاصد ایک سے ہیں قادیانیت نے بہائیت سے بہت کچھ حاصل کیا بہائیت اگر شیعہ ایران میں ارتداد اور اسلام دشمنی کی تحریک ہے تو قادیانیت سنی ہندوستان میں ابھرنے والی ایسی ہی تحریک ہے۔ ۱۸۹۲ء میں جب بہاء اللہ نے وفات پائی اس زمانے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دعوے منوانے کے لیے ہندوستان میں زبردست تحریک جاری کر رکھی تھی وہ جہاد کی تنسیخ ' وفات مسیح' مہدی کی آمد' ظلی نبوت و رسالت وغیرہ کے نظریات کی آڑمیں برطانوی سامراج کی عالمی سطح پر خدمت میں مصروف تھا اس نے عیسائیوں' سکھوں' آریوں وغیرہ کے خلاف کئی کتب لکھیں لیکن بابیت یا بہائیت کو کبھی نہ للکارا نہ ہی بہاء اللہ یا عبدالبہاء (۱۸۹۲ء-۱۹۲۱ء) کو اپنی پیش گوئیوں کی زد میں لایا۔ اگرچہ برطانیہ کی سرپرستی میں بمبئی میں چھپنے والا لٹریچر اسے باقاعدگی سے ملتا تھا اور اس کے معتمد خاص حکیم نور الدین بھیروی کے بہائی مبلغوں سے مراسم اور خط و کتابت تھی۔ بہاء اللہ نے نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کبھی نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ کو مظہر ظہورالٰہی بتاتا تھا اور اپنے کلام یا وحی کو

اللہ کا مکمل مظہر ہونے کی نسبت سے خود نازل کرنے کا مدعی تھا وہ خارج سے وحی کی آمد کی بجائے اپنی الوہیت کے باعث خدا کے احکام کو بذات خود نازل کرتا تھا جب کہ مرزا قادیانی وحی و الہام کا مدعی تھا اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا دعویدار تھا۔ بہاء اللہ نے الوہیت کے دعوے کے تحت خدا پر افتراء باندھا اور شریعت کو منسوخ کر کے ایک نئی شریعت اور نظام (امر بہائی) پیش کیا جب کہ مرزا قادیانی نے یہ کام بروز محمدی کی آڑ میں مہدی' مسیح اور ظل نبی بن کر کیا بہائی تمام سابقہ انبیاء کو سچا مانتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار کرتے ہیں قرآن کو الہامی کتاب کہتے ہیں اور باقی کتب سماوی کو بھی مانتے ہیں لیکن نبی کریمؐ کو خاتم النبیین ان معنوں میں قرار دیتے ہیں کہ آپ کی آمد کے بعد دور نبوت ختم ہو گیا اور باب اور بہاء اللہ کی آمد کے بعد اسلامی شریعت منسوخ ہو گئی اب بہاء اللہ کا دور الوہیت اور بہائی شریعت جاری ہو گی۔ مرزا قادیانی نے نبی کریمؐ کے خاتم النبیین ہونے سے کبھی انکار نہ کیا وہ زبانی طور پر اس کا اقرار کرتا رہا لیکن تصوف و تاویل کی آڑ میں اس نے عملاً اس کی تردید کی۔ کبھی ظل و بروز کا نام لے کر اپنے آپ کو نبی و رسول کہا اور کبھی خاتم بمعنی مہر لے کر اپنی نبوت کو فیض نبوت محمدیؐ قرار دیا۔ مرزا قادیانی نے جو وحی اور الہامات پیش کیے ہیں قادیانی ان کو نص کا درجہ دیتے ہیں ان میں اوامر و نواہی موجود ہیں جیسے خدا کے حکم کے مطابق مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا وغیرہ یہ اور بہت سی باتیں قادیانی شریعت کے اہم جزو ہیں اور قادیانیوں کا ان پر پورا ایمان ہے ان معنوں میں مرزا قادیانی صاحب شریعت نبی تھا اس نے نہایت منافقت اور عیاری سے دعویٰ نبوت کیا اپنی الگ امت اور شریعت قائم کی اور دین اسلام کی ترقی و احیاء کے نام پر مسلمانوں کی اجتماعیت کو توڑنے کی سازش کی۔ بہائی اور قادیانی سازش کی بنیاد درحقیقت ایک ہے۔ دونوں اسلام دشمن' جہاد مخالف اور بظاہر غیر سیاسی لیکن در اصل سیاسی تحریکیں ہیں دونوں کو اسلام مخالف سامراجی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ دونوں کے مراکز حیفہ اور مونٹ کرمل (اسرائیل) میں واقعہ ہیں۔ مرزا قادیانی نے پیش گوئیوں اور مناظروں کی آڑ میں باطل عقائد کو پھیلایا پیش گوئیوں کے پورا ہونے اور پورا نہ ہونے کے معاملات اور ان کی مضحکہ خیزی (جیسے محمدی بیگم' آتھم وغیرہ کے متعلق پیش گوئیاں ہیں) مرزائیت کو عوامی درجہ پر لے آئی اور عام آدمی نے اس تحریک میں دلچسپی لی اور بہت سے لوگ اپنا ایمان گنوا بیٹھے۔ بہائیت میں نہ تو مذہبی پیشوائیت ہے اور نہ ہی مذہبی مباحثہ۔ عالم لوگ ان کی غیر مانوس اصطلاحات' تاریخ اور

دعاوی کی نوعیت سے پورے طور پر واقف نہیں اس لیے یہ تحریک نہ تو ہندوستان میں زیادہ پھیل سکی اور نہ ہی عوام کی دلچسپی کا مرکز بنی لیکن موجودہ دور میں اس کو اسلام دشمن طاقتیں بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانا چاہتی ہیں خاص طور پر روس میں اشتراکی حکومت کے خاتمے کے بعد وسط ایشیاء کی جمہوری حکومتوں میں بہائیت کے فروغ کے لیے انتھک جدوجہد کی جا رہی ہے۔ بہائیوں کا کہنا ہے کہ روسی مسلمانوں کے ذہنوں میں جو ترقی پسندانہ نظریات و اقدار موجود ہیں، بہائی نظریات ان سے ہم آہنگ ہیں اور بہائیت کا روس میں شاندار مستقبل ہے۔ زار روس نے اس شجر خبیثہ کی آبیاری کی تھی اور اب دوبارہ یہ اسی دیس میں جا کر بڑھنے پھولنے کی امید لگائے ہوئے ہے۔(۲۴)

☆☆☆

حوالہ جات

۱- بشیر احمد ' بہائیت اسرائیل کی خفیہ سیاسی تنظیم' راولپنڈی ' ۱۹۹۴ء۔

۲- خطبہ الہامیہ قادیانی مرزا غلام احمد ص ۵۵، ۵۶- مطبع ربوہ۔

۳- حقیقۃ الوحی ص ۱۰۸۔

۴- آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ ربوہ ۱۹۵۲ء و کتاب البریہ ص ۷۹۔

۵- آئینہ کمالات اسلام ۔ قادیانی مرزا غلام احمد ص ۵۶۴۔

۶- ایام صلح قادیانی مرزا غلام احمد ص ۱۸۴ قادیان ۱۸۹۹ء ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۰۵' طبع دوم قادیان ۱۹۰۲ء۔

۷- کتاب البریہ قادیانی مرزا غلام احمد ص ۸۵ قادیان ۱۸۹۸ء روحانی خزائن نمبر ۱۳ ص ۱۰۳۔

۸- شہادت القرآن قادیانی مرزا غلام احمد ص ۲۱-۱۰ طبع بار ثانی. قادیان۔

۹- حقیقۃ الوحی ص ۱۴۵۔

۱۰- الاستفتاء ' قادیانی' مرزا غلام احمد ص ۸۰۔

۱۱- تذکرۃ الشہادتین ' ص ۵-۲ حقیقۃ الوحی الاستفتاء ص ۸۲۔

۱۲- حقیقۃ الوحی الاستفتاء ص ۸۱۔

۱۳- حقیقۃ الوحی الاستفتاء ص ۸۲۔

۱۴- انجام آتھم ص ۵۲ قادیان۔

۱۵- اربعین نمبر ۳ ص ۴۲۵' تحفہ گولڑویہ ص ۲۷۔

۱۶- تحفہ گولڑویہ ص ۲۵/۶۱ ' ۱۸۸/۲۷۴۔

۱۷- تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۰/۲۷۴۔

۱۸- البشری جلد ۱ ص ۵۶۔

۱۹- البشری جلد دوم ص ۱۲۶۔

۲۰- الفضل قادیان جون ۱۹۲۵ء۔

۲۱- Shoghi effendi, the Gleanings from the writings of Bahaullah Bahai Publishing Trust, U.S.A. 1939, vol. 7, p.66.

۲۲- بھجۃ الصدور' مرزا حیدر علی صحہ ۳۹۹ تہران' ۱۹۱۴ء۔

۲۳- لطیف احمد شیروانی' حرف اقبال ص ۱۶۱ ، ۱۶۲ ' لاہور۔

☆☆☆